جری دلیر علمدار باوفا عباسؑ

حسینیت کا سہارا پیمبری کا بھرم
وہ چھا گیا سرِ صحرا مثالِ ابرِ کرم
ہوئے ہیں ہاتھ قلم پھر بھی جھک سکا نہ علم
جہان صبر کو جینا سکھا گیا عباسؑ

وہ زورِ بازوئے شبیرؑ کربلا میں رہا
وہ پہرہ دارِ حرم تاجدارِ اہلِ وفا
فرات جس کی شہادت پہ آب آب ہوا
خموش رہ کے جہاں کو رلا گیا عباسؑ

ابھی تو ساحلِ دریا پہ ہیں وہی پہرے
ابھی تو اصغرؑ بے شیر بھی نہیں سوئے
ابھی تو جاگ رہے ہیں خیام میں بچے
نہ جانے کس لئے مقتل میں سو گیا عباسؑ

رسن پہن کے یہ کہتی تھیں رو کے بنتِ علیؑ
تمہارے بعد کوئی دل میں آس بھی نہ رہی

جلے خیام بھی جاگیرِ فاطمہؑ بھی لٹی
غضب کہ چھن گئی سر سے مری ردا عباسؑ

کروں شجاعتِ عباسؑ کس طرح سے بیاں
نہ میرے پاس وہ دل ہے نہ میرے پاس زباں
یہی بہت ہے کہ مقتل میں ہو کے نوحہ بہ جاں
ہر اک شہید نے گرتے ہوئے کہا عباسؑ

لکھا ہے یہ رُخِ تاریخ پہ بحرف جلی
وفا کی رسم تو عباسؑ باوفا سے چلی
زمانے بھر کا سہارا حسین ابن علیؑ
حسین ابن علیؑ کا ہے آسرا عباسؑ

کریں گے حشر میں ناصر حسین کا ماتم
جری کے ساتھ شہِ مشرقین کا ماتم
علم کے ساتھ سکینہ کے بین کا ماتم
لبِ فرات پہ پیاسا جو رہ گیا عباسؑ